نثر: کتاب ہدایت کا پہلا سبق یہ تھا کہ ساری مخلوق خدا کا کنبہ ہے۔ خدا کا دوست وہی ہے جو مخلوق سے محبت کرتا ہے۔ ایمان اور عبادت یہی ہے کہ انسان انسان کے کام آئے۔

تشریح: مسدس ''مدوجزر اسلام'' کے اس مشہور بند میں مولانا حالی نے اسلام کے انسان دوستی کے حیات بخش پیغام کو بہت سادہ الفاظ میں نظم کیا ہے۔ حالی کہتے ہیں کہ قرآن مجید کا پہلا سبق یہی ہے کہ ساری مخلوق خدا کا کنبہ ہے۔ ہر تخلیق کا اپنے خالق سے ایک تعلق ہوتا ہے۔ تخلیق سے محبت دراصل خالق سے محبت ہے۔ خالق کائنات کی دوستی کا شرف اسی کو حاصل ہو سکتا ہے جو مخلوق سے اُلفت کا رشتہ استوار کرے۔ تمام الہامی کتابوں نے انسان سے محبت کا درس دیا۔ تمام انبیائے کرام نے انسانیت کی خدمت کو بڑی نیکی قرار دیا۔ انسان کے دکھ درد دور کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔ دین اور ایمان کا مقصد بھی انسانوں کے دلوں میں دوسرے انسانوں کی محبت والفت پیدا کرنا ہی ہے۔ اگر کوئی مالدار اپنی دولت کو بنی نوع آدم کی بھلائی پر خرچ کرنے کے بجائے خزانے کا سانپ بن کر اس کی حفاظت کرتا رہے تو وہ اچھا انسان ہے نہ اچھا مسلمان ہے۔ حدیث مبارک ہے کہ ''ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ اللہ کے نزدیک وہی لوگ زیادہ محبوب ہیں جو اس کے کنبے سے حسن سلوک سے پیش آتے ہیں''یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں مال و دولت عزت و شرف کا معیار نہیں بلکہ اس کے دربار میں معزز وہی ہے جو اس کی مخلوق کا خادم ہے۔ علامہ اقبال کا خوبصورت شعر ہے

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

مشقی سوالات

1: جب کسی قوم کا بیڑہ تباہی کے قریب ہوتا ہے تو سب سے پہلے قوم کے کن افراد میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے؟

جواب: جب کسی قوم کا بیڑہ تباہی کے قریب ہوتا ہے تو سب سے پہلے قوم کے امرا کی عادات بگڑتی ہیں۔ یہ لوگ اپنے انجام و عاقبت سے بے پروا ہو جاتے ہیں۔

2: سوال نمبر 1 کے حوالے سے بتائیے کہ قوم کے امیروں میں کون کون سے بگاڑ پیدا ہوتے ہیں؟

جواب: زوال پذیر قوم کے امرا دین کی تعلیمات بھلا دیتے ہیں۔ وہ دنیا میں ذلت اور آخرت میں دوزخ سے نہیں ڈرتے۔ مظلوموں اور غریبوں پر رحم نہیں کرتے۔ حرص و ہوس' عیاشی اور غفلت میں زندگی گزارتے ہیں۔ اپنے ہم وطنوں اور ہم مذہب افراد کی بدحالی انہیں پریشان نہیں کرتی۔ وہ خود کو عوام اور غربا سے برتر سمجھتے ہیں۔ سُست' کاہل اور عیش پرست ہو جاتے ہیں۔ نمود و نمائش سے بھرپور طرز زندگی اختیار کرتے ہیں۔ فضول خرچی کے عادی ہو جاتے ہیں۔

3: ''اسلامی مساوات'' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے:

جواب: جب کسی قوم پر زوال آتا ہے تو سب سے پہلے خوش حال لوگ بگڑتے ہیں۔ ان میں کوئی وصف یا خوبی

باقی نہیں رہتی۔ وہ عقل وشعور سے عاری ہو جاتے ہیں اور انہیں اچھے بُرے کی خبر نہیں رہتی۔ وہ مظلوم کی فریاد سے نہیں ڈرتے۔ وہ کسی مفلس پر رحم نہیں کھاتے۔ وہ نفس پرستی اور لالچ میں غیرت اور وقار بھی کھو بیٹھتے ہیں۔ وہ تمام زندگی غفلت اور بے حسی میں ڈوبے رہتے ہیں۔ اگر قحط پڑ جائے تو انہیں کوئی فکر نہیں ہوتی۔ انہیں اس بات کی پروا نہیں ہوتی کہ اُمت پریشان حال ہے۔ وہ صرف اس لیے مطمئن ہوتے ہیں کہ ان کے اپنے گھر میں عیش کا سارا سامان موجود ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ انسانوں کا ان پر کیا حق ہے۔ کہاں امیر اور کہاں مجبور لوگ؟ امیر تو نعمتیں کھا رہے ہوتے ہیں۔ ان کا لباس عمدہ اور رہنے کو بہترین مکان ہوتے ہیں۔ وہ سواری کے بغیر سفر نہیں کرتے۔ نغمہ وساز ان کی زندگی میں رنگ بھرتا ہے۔ لوگ ان کی خدمت میں کمربستہ رہتے ہیں۔ ان کی طبیعت نفاست اور نزاکت سے بھری رہتی ہے اور وہ عطر اور خوش بو استعمال کرتے ہیں۔ ایسے امرا ان افلاس زدہ لوگوں کے ہم مرتبہ کیسے ہو سکتے ہیں جو پریشان حال رہتے ہیں، جن کو نہ سواری میسر ہے اور نہ نوکر چاکر، جن کا مکان بھی اپنا نہیں ہے جنھیں پہننے کو اچھا کپڑا نہیں ملتا اور کھانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ امیر اور غریب کا مقابلہ نہیں ہے۔ حالانکہ قرآن مجید کا یہ پہلا سبق ہے کہ ساری مخلوق خدا کا کنبہ ہے۔ اللہ کا دوست وہی ہے جو بنی نوع انسان سے محبت رکھے۔ لوگوں کے کام آنا ہی اصل عبادت ہے۔ یہی دین اور ایمان کا تقاضا ہے۔

4: مندرجہ ذیل تراکیب کے معانی لکھیے۔

بندگانِ ذلیل، خالق دوسرا، دم نزع، فصل خزاں، کتاب ہدیٰ، گلفشاں، گل ولالہ، ہوا وہوس

جواب: تراکیب کے معانی ملاحظہ کیجیے:

- **بندگانِ ذلیل:** حقیر لوگ، ادنیٰ لوگ
- **خالق دوسرا:** دونوں جہانوں کو پیدا کرنے والا
- **دم نزع:** جاں کنی کا لمحہ
- **فصل خزاں:** خزاں کا موسم
- **کتاب ہدیٰ:** ہدایت کی کتاب یعنی قرآن پاک
- **گل فشاں:** پھول بکھیرنے والا
- **گل ولالہ:** گلاب اور لالہ، دو مختلف پھول
- **ہوا وہوس:** لالچ اور طمع

5: درج ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

دفتر الٹنا۔ خودی سے گزرنا۔ بے ہوش رہنا۔ کمربستہ ہونا۔ تدبیر الٹنا۔ تقدیر کھوٹی ہونا۔

جواب:
- **دفتر الٹنا:** محمد بن قاسم کے دلیرانہ حملوں نے راجہ داہر کا دفتر الٹ دیا۔
- **خودی سے گزرنا:** ناعاقبت اندیش لوگ مال و دولت کے لالچ میں خودی سے گزر جاتے ہیں۔
- **بے ہوش رہنا:** محمد شاہ رنگیلا دم نزع تک عیش وعشرت اور خواب غفلت میں بے ہوش رہا۔
- **کمربستہ ہونا:** علی امتحان میں اول پوزیشن حاصل کرنے کے لیے کمربستہ ہو گیا۔
- **تدبیر الٹنا:** کسان نے گندم کی فصل سے امیدیں لگا رکھی تھیں لیکن شدید بارشوں نے اس کی تدبیر الٹ دی۔
- **تقدیر کھوٹی ہونا:** تدبیر کے باوجود حالات نہ بدلیں تو ثابت ہو جاتا ہے کہ تقدیر کھوٹی ہے۔

6: نظم ''اسلامی مساوات'' کا دوبارہ مطالعہ کیجیے اور جزو ''الف'' اور جزو ''ب'' میں چن کر مترادف الفاظ کے جوڑے بنائیے اور صحیح جواب کالم ''ج'' میں لکھیے۔

الف	ب	ج
کمال	ہوس	جوہر
ہادی	خودفراموش	رہبر
آہ	کتاں	زاری
ہوا	ناں	ہوس
بے ہوش	جوہر	خودفراموش
قوت	رہبر	ناں
سمور	زاری	کتاں

☆ مندرجہ ذیل الفاظ میں سے ہم قافیہ الفاظ کے جوڑے بنائیے۔

عزت' تونگر' ایماں' روٹی' ڈھیروں' جنت' کھوٹی' انساں' سیروں' رہبر

جواب: ○ **عزت:** جنت ○ **تونگر:** رہبر ○ **ایماں:** انساں ○ **روٹی:** کھوٹی ○ **ڈھیروں:** سیروں

7: نظم ''اسلامی مساوات'' کے پہلے اور آخری بند کی تشریح کیجیے:

جواب: دیکھیے تشریح۔

8: علامہ اقبال کے ''شکوہ'' اور ''جوابِ شکوہ'' کی ہیئت بتائیے اور آخری بند لکھیے۔

جواب: علامہ اقبال کے ''شکوہ'' اور ''جوابِ شکوہ'' کی ہیئت ''مسدس'' ہے۔ آخری بند یہ ہیں:

چاک اس بلبلِ تنہا کی نوا سے دِل ہوں
جاگنے والے اسی بانگِ درا سے دل ہوں
یعنی پھر زندہ نئے عہدِ وفا سے دِل ہوں
پھر اسی بادۂ دیرینہ کے پیاسے دِل ہوں
عجمی خم ہے تو کیا' مے تو حجازی ہے مری
نغمہ ہندی ہے تو کیا' لے تو حجازی ہے مری (شکوہ)

عقل ہے تیری سپر' عشق ہے شمشیر تری
میرے درویش! خلافت ہے جہانگیر تیری
ماسوی اللہ کے لیے آگ ہے تکبیر تری
تو مسلماں ہو تو تقدیر ہے تدبیر تری
کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا' لوح و قلم تیرے ہیں (جوابِ شکوہ)

☆☆☆